تمنا کی جا رہی ہے۔ اللھم ارزقنا حبك وحب من یحبك

جواب:۔ آپ نے جو امور خط کے اس دوسرے حصہ میں تحریر فرمائے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کی ذرا کچھ تفصیل ارشاد فرمائیں۔ میں نے اپنی حد تک اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ جماعت کے لوگوں میں میں اس طرح رہوں اور ایسا رویہ رکھوں جس میں امتیاز کی بو تک نہ ہو اور میرے اور ان کے درمیان وہی مساوات پائی جائے جو اسلام کا تقاضا ہے، لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ ایک گروہ میں ایسی مساوات کی خواہش رہی ہے جو نہ دین کا تقاضا ہے اور نہ عملاً وہ ممکن ہے۔ اور ایسی مساوات نہ ہونے پر ان کے اندر بددلی و بے اطمینانی پیدا ہوتی رہی ہے۔ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ اس بددلی اور بے اطمینانی کی بنا پر جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اور جس کا مرکز...... بھی رہا ہے، شاید اس کے اثرات آپ تک بھی پہنچے ہیں۔ اگر ایسی کوئی چیز مدنظر ہو تو اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر آپ نے کوئی ایسی چیز پائی ہے جو تقاضائے دین و شریعت تھی اور اس کے لحاظ سے میرے طرزِ عمل میں کوئی کوتاہی آپ کو نظر آئی ہے تو اس سے مجھے ضرور مطلع فرمائیے تاکہ میں اس کی اصلاح کر سکوں۔ جہاں تک دین و شریعت کے مطالبات ہیں ان کو پورا کرنا میرا فرض ہے اور ان کے لحاظ سے کسی قصور و کوتاہی میں مبتلا ہونا میں گناہ سمجھتا ہوں، لیکن میرے لیے یہ بات سخت تکلیف کی موجب ہے کہ بہت سے لوگ مجھ سے اپنی خواہشات کا اتباع کرانا چاہتے ہیں اور اپیل رسول اللہ کے نام سے کرتے ہیں۔

داڑھی کی مقدار کا مسئلہ

سوال:۔ داڑھی کی مقدار کے عدم تعین پر "ترجمان" میں جو کچھ لکھا گیا ہے، اس سے مجھے تشویش ہے، کیونکہ بڑے بڑے علماء کا متفقہ فتویٰ اس پر موجود ہے کہ داڑھی ایک مشت بھر لمبی ہونی چاہیے اور اس سے کم داڑھی رکھنے والا فاسق ہے۔ آپ آخر کن دلائل کی بنا پر اس "اجماعی فتویٰ" کو رد کرتے ہیں؟

جواب:۔ یہ تو انھیں علماء سے پوچھنا چاہیے کہ ان کے پاس مقدار کے تعین کے لیے کیا دلیل ہے؟ اور خصوصاً "فسق" کی وہ آخر کیا تعریف کرتے ہیں جس کی بنا پر ان کی تعین کردہ مقدار سے کم داڑھی رکھنے والے پر فاسق کا اطلاق ہو سکتا ہے؟ مجھے سخت افسوس ہے کہ بڑے بڑے علماء "خود حدود شرعیہ" کو نہیں سمجھتے اور ایسے فتوے دیتے ہیں جو صریحاً حدودِ شرعیہ سے متجاوز ہیں۔

داڑھی کے متعلق شارع نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے۔ علماء نے جو حد مقرر کرنے کی کوشش کی ہے، وہ بہرحال ایک استنباطی چیز ہے اور کوئی استنباط کیا ہوا حکم وہ حیثیت حاصل نہیں کر سکتا جو نص کی ہوتی ہے۔ کسی شخص کو اگر فاسق کہا جا سکتا ہے تو صرف حکم منصوص کی خلاف ورزی پر کہا جا سکتا ہے۔ حکم مستنبط کی خلاف ورزی (چاہے استنباط کیسے ہی بڑے علماء کا ہو) فسق کی تعریف میں نہیں آتی، ورنہ اسے فسق قرار دینے کے دوسرے معنی یہ ہوں گے کہ استنباط کرنے والوں کی بھی شریعت میں وہی حیثیت ہے جو خود شارع کی ہے۔

سوال:۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کسی صحابی کی داڑھی ایک مشت سے کم تھی؟

جواب:۔ اسماء الرجال اور سیر کی کتابوں میں تلاش کرنے سے مجھے بجز دو تین صحابیوں کے کسی کی داڑھی کی مقدار نہیں معلوم ہو سکی ہے۔ صحابہ کے حالات پر صفحے کے صفحے لکھے گئے ہیں مگر ان کے متعلق یہ نہیں لکھا گیا کہ ان کی داڑھی کتنی تھی۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سلف میں یہ مقدار کا مسئلہ کتنا غیر اہم اور ناقابلِ توجہ تھا۔ حالانکہ متاخرین میں جس شدت سے اس پر زور دیا جاتا ہے اس سے